

## 299171-آئی ایم اے (IMA) بنگور کمپنی اور دیگر ایسی کمپنیوں میں سرمایہ کاری کی شرائط

### سوال

ہندوستان میں ایسی کمپنیاں ہیں جو لوگوں کو سرمایہ کاری کی دعوت دیتی ہیں، اور ہر ماہ کمپنی کچھ مناف دے گی۔ یہ واضح ہو گیا ہے کہ یہ کمپنیاں ہیروں، سونے اور اسکول وغیرہ کے کاروبار میں سرمایہ کاری کرتی ہیں۔ چند روز قبل ان میں سے ایک کمپنی ہیراً گولڈ کے مالک کو گرفتار کیا گیا ہے اب ہیراً گولڈ میں سرمایہ کاری کرنے والے بہت سے لوگ پریشان ہیں۔ آئی ایم اے بنگور کے نام سے ایک اور کمپنی ہے جس کا ذکر خبروں کی نشریات میں بھی کیا گیا ہے۔ بعض علماء نے کتنی بار کہا ہے کہ اس قسم کی کمپنی میں سرمایہ کاری کا کوئی فائدہ نہیں ہے، جبکہ دیوبندی علماء نے وسیع تحقیق کے بعد آئی ایم اے کی ملکیت والی کسی کمپنی میں سرمایہ کاری کرنے کے گرین سخن دے دیا ہے۔ کیا اس قسم کی کمپنی میں سرمایہ کاری کرنا اسلام کی رو سے جائز ہے یا حرام؟ برائے مہربانی قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیل سے بتائیں۔

### پسندیدہ جواب

ہم ان مخصوص کمپنیوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے کہ وہ کتنی قابلِ اعتماد ہیں یا وہ اپنے لیں دین میں کس حد تک شرعی اصولوں پر عمل کرتی ہیں۔

لیکن عمومی طور پر: مضاربت کی بنیاد پر کاروباری شرکت قائم کر کے کام کرنے والی کمپنیوں کے ساتھ سرمایہ کاری کرنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ درج ذیل شرائط پوری کریں:

1. کمپنی جائز منصوبوں میں سرمایہ کاری کرے، جائز کاروباری منصوبوں میں سونے کی خرید و فروخت بھی شامل ہے، بشرطیکہ سونا نقدی یا چاندی کے عوض سیچے وقت موقع پر تبادلہ کریا جائے، اور اگر سونے کے عوض فروخت کیا جائے تو پھر موقع پر تبادلے کے ساتھ ساتھ یہ کسان وزن ہونا بھی لازمی ہے۔ مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (34325) کا جواب ملاحظہ کریں۔

2. رأس المال کی کوئی ضمانت نہ ہو، اس لیے کمپنی نفاذان کی صورت میں سرمایہ واپس کرنے کا عہدہ کرے، الا کہ کمپنی مقررہ حدود سے تجاوز کر گئی ہو یا کمپنی نے غفلت بر قیہ ہو۔ اس لیے کہ اگر رأس المال کی تمام صورتوں میں ضمانت ہو تو یہ لین دین در حقیقت قرض ہے اور قرض سے جو کچھ مناف ہو گا وہ سود شمار ہو گا۔

3. مناف معلوم اور متفقہ ہونا چاہیے، لیکن اس کی مقدار سرمایہ کے تناوب سے نہیں بلکہ مناف کے تناوب سے ہو۔ لہذا، مثال کے طور پر، شرکت داروں میں سے ایک کو ایک تھانی، یا نصف، یا 20 فیصد مناف ملے اور بقیہ دوسرے کو ملے۔

چنانچہ مناف کی متعین رقم کے ساتھ معابدہ صحیح نہیں ہو گا، یا رأس المال کے تناوب سے مناف مقرر کیا جائے، یا مناف غیر متعین ہو تو فتحانے کرام نے ان صورتوں میں اس قسم کی کاروباری شرکت کو فاسد قرار دیا ہے۔

چنانچہ ابن المندز رحمہ اللہ کستہ ہیں:

"تمام علمائے کرام جن سے ہم نے علم حاصل کیا ہے اس بات پر متفق ہیں کہ اگر مضاربت میں کوئی ایک فریق یادوں فریق یہ شرط لگائیں کہ انہیں مخصوص اور معین رقم دی جائے گی تو وہ مضاربت فاسد ہے۔ جن فتحائے کرام سے ہمیں یہ موقف معلوم ہوا ہے ان میں مالک، الاؤزاعی، شافعی، ابو ثور اور اصحاب الرائے شامل ہیں۔ ""المعنی"" (5/23)

اسی طرح "مطلوب اولی انھی" (3/517) میں ہے کہ :

اگر مضاربت کرنے والا کے : یہ لے لو اور اس سے بجارت کرو، تو تم نفع میں سے حصہ ملے گا، یا تم نفع میں شریک ہو گے، یا تم مناف میں سے کچھ حصہ ملے گا، یا ایسی ہی کوئی بات کرے تو یہ مضاربت درست نہیں؛ کیونکہ اس میں نفع کا تناسب نامعلوم ہے، اور مضاربت کے صحیح ہونے کے لیے مناف کا تناسب معلوم ہونا چاہیے۔ "ختم شد

اس لیے اگر یہ شرائط موجود ہوں تو سرمایہ کاری کرنا صحیک ہے۔

واللہ اعلم